بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۵۸

ٹیلیفون

روزنامہ

الفضل

یوم جمعہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار سے تو افاقہ ہے۔ لیکن درد نقرس کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں سخت بیمار ہے۔ بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج شام کو محمد عبد اللہ صاحب دار البرکات کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔

محلہ دار البرکات اور اندرون شہر کے درمیان میرو ڈبہ کا نہایت دلچسپ مقابلہ تین روز تک ہوتا رہا۔ جس میں دار الرحمت فاتح رہا۔

مویشیوں کی پرورش کا سوال

" آجکل اس مبینہ احترام کے باوجود جو گائے کے لئے ہندوؤں اور دوسرے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ مویشیوں کو پوری خوراک نہیں ملتی۔ اور انہیں ایسے حالات میں رکھا جاتا ہے۔ جن کا ان ملکوں سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں جانوروں کے لئے لوگوں میں کوئی ایسا احترام موجود نہیں "

یہ الفاظ ہیں جن سے ڈاکٹر راجندر پرشاد رکن خوراک و زراعت نے ۱۰ فروری کو دہلی میں مویشیوں کی چھٹی کل ہند نمائش کا افتتاح کیا۔

دوسرے ممالک میں سے اگر ہم صرف آسٹریلیا اور ہالینڈ کے حالات کا ہی مطالعہ کریں۔ تو ہم کو معلوم ہوگا کہ یہ دو ملک ہی اس قدر وسیع پیمانہ پر مویشیوں کی پرورش کرتے ہیں۔ کہ تقریباً تمام دنیا کو جہاں ایک طرف دودھ اور مکھن مہیا کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف گوشت بھی مہیا کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ جو بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان میں مویشیوں کو ذبح کرنا بند کر دیا جائے۔ تو دودھ اور مکھن کی مقدار بڑھ جائے گی صریحاً غلط ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ مویشیوں کی مختلف انواع و اقسام ہیں۔ بعض اقسام صرف دودھ اور بعض صرف مکھن کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ جو گائے یا بھینس دودھ زیادہ دیتی ہے۔ اس کے دودھ میں اس نسبت سے مکھن نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف بعض گائیں اور بھینسیں دودھ تو کم دیتی ہیں۔ مگر مکھن کی مقدار نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ پھر بعض ایسی اقسام ہیں۔ کہ نہ دودھ زیادہ دیتی ہیں اور نہ مکھن بعض اقسام صرف بارکشی کے لئے ہی مفید ہوتی ہیں۔ اور بعض صرف اپنے گوشت کے لئے۔ ہندوستان میں جو نقص ہے وہ یہ ہے کہ مویشیوں کی اس قدرتی تقسیم کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ یہاں جو جذبہ گائے کے متعلق ہے۔ وہ محض جذباتی ہے علمی نہیں۔ اس لئے باوجود مبینہ احترام کے گائے کی پرورش میں بھی کوئی ترقی نہیں کی گئی۔

اگر محض اقتصادی نقطۂ نظر سے ہی اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو ہندوستان بھی جو زیادہ تر ایک زراعتی ملک ہے۔ مویشیوں کی پرورش میں دوسرے ملکوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہاں بجائے اس کے کہ سیدھی طرح اس مسئلہ کو اقتصادی نقطۂ نظر سے حل کیا جائے۔ اقتصادی مفاد کو تو صرف بطور پردہ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اصل غرض مذہبی جذبات کی تسکین ہوتی ہے۔ اور سارا زور اس بات پر دیا جاتا ہے۔ کہ مویشیوں کو ذبح نہ کیا جائے۔ چنانچہ اپنی اسی افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر راجندر پرشاد فرماتے ہیں

" جہاں کہیں ممکن ہو مقامی طور پر بہتر قسم کے مویشی پالنے کی کوشش کی جائے۔ اس مقصد کے لئے گھٹیا قسم کے جانوروں کو ہلاک کرنے کی بجائے ان کی نسل کو بڑھنے سے روکا جائے "

ڈاکٹر صاحب کا بہتر قسم کے مویشیوں سے مطلب زیادہ دودھ اور مکھن دینے والے مویشیوں سے ہے اور گھٹیا قسم وہ ہے جو دودھ اور مکھن کے لحاظ سے مفید نہیں غرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ نے مویشیوں کی اقسام کا مطالعہ علمی لحاظ سے نہیں کیا۔ آپ کے ذہن میں مویشیوں کی اعلےٰ قسم صرف وہی ہے۔ جو دودھ اور مکھن کے لحاظ سے اعلےٰ ہے۔ حالانکہ اس مسئلہ کا اقتصادی پہلو اتنا محدود نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوستان کی آبادی کا اکثر حصہ گوشت بطور غذا کے استعمال کرتا ہے۔ ان کی نظر میں جو اقسام گوشت کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ بہت بڑی وقعت رکھتی ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کا مشورہ کہ ایسی نسلوں کو بڑھنے سے روکا جائے۔ جو بہتر قسم میں داخل نہیں ایسا ہے جس کو ہرگز عالمانہ اور مصلحت اندیشانہ نہیں کہا جا سکتا۔ اصل بات جو قابل غور تھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ مویشیوں کی جو قسم جس غرض کے لحاظ سے مفید ہے۔ اس غرض کے لئے اس کی پرورش بھی ہونی چاہیئے۔ مثلاً جو نسلیں دودھ یا مکھن کے لئے مفید نہیں۔ ان کی نسلوں کو روکنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ انکی پرورش اس غرض کے لئے کی جائے۔ جس کے لئے وہ مفید ہیں۔ اگر ایسی نسلیں الگ کر دی جائیں۔ جو صرف گوشت کے لئے زیادہ اچھی ہیں جیسا کہ آسٹریلیا وغیرہ ممالک میں کیا جاتا ہے۔ اور ان کی پرورش صرف اسی نقطۂ نظر سے کی جائے تو خوراک کا مسئلہ بھی بہت حد تک حل ہو جاتا ہے۔ ایک خاص مذہبی نقطہ نظر سے دودھ اور مکھن ہی ایسی خوراک ہے۔ جو مویشیوں سے حاصل کی جانی چاہیئے۔ مگر اس خاص عقیدہ کو تمام باشندگان ملک پر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ ایک غیر جانبدار کل ہند ماہر خوراک و زراعت کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ ایسی تجاویز بھی سوچے۔ جس سے مویشیوں سے وہ خوراک بھی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر حاصل ہو سکے۔ جو دوسروں کے خیال میں جائز ہی نہیں۔ بلکہ صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس طرح نہ صرف خوراک کے اس خاص ذخیرے ہی میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ دودھ اور مکھن کے لئے مفید مویشیوں کی بھی بہتر پرورش...

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو فیصلے

(۱) مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں نظارت علیا کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۲۲ میں مجلس عاملہ کے جو "زائد ممبر" مقرر کرنے کا اختیار جماعتوں کو دیا گیا ہے۔ اسکی وضاحت فرمائی جائے۔ کہ آیا یہ "زائد ممبر" امراء صاحبان خود بغیر مشورہ جماعت مقرر کر سکتے ہیں۔ یا اس کے لئے ان کو جماعت کے مشورہ کی ضرورت ہے؟ اس پر سب کمیٹی شوریٰ کی یہ رپورٹ تھی۔ کہ "مجلس عاملہ کے زائد ممبر مقامی جماعت کے انتخاب سے لئے جائیں۔" اور جب یہ رپورٹ مجلس شوریٰ کے عام اجلاس میں پیش ہوئی۔ تو اس میں مندرجہ ذیل دو ترامیم پیش ہوئیں۔ جن کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا۔ پہلی ترمیم یہ تھی۔ کہ زائد ممبروں کی تعداد غیر معین نہ ہو۔ بلکہ جماعت کے ⅕ حصہ تک محدود ہو۔

دوسری ترمیم یہ تھی۔ کہ ان زائد ممبروں کا انتخاب صرف مجلس عاملہ کرے۔ ساری جماعت نہ کرے۔ ان ہر دو ترامیم کی منظوری کا اعلان کرنے کے بعد حضور نے یہ بھی فیصلہ فرمایا۔ کہ عارضی طور پر جسکی مدت چھ ماہ ہوگی۔ ایک ممبر کا اضافہ امیر جماعت خود اپنے اختیار سے کر سکتا ہے۔ چھ ماہ کے بعد امیر اس معاملہ کو مجلس عاملہ کے سپرد کر دے۔ کہ وہ اس بارہ میں مناسب فیصلہ کرے۔

(۲) دوسرا فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں حضور نے یہ فرمایا تھا۔ کہ مجلس عاملہ کے ممبر مندرجہ ذیل عہدیدار ہوا کریں۔ جن کی منظوری مرکز سے حاصل کی جاتی ہے:۔

امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سکرٹری۔ سکرٹری تبلیغ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سکرٹری مال سکرٹری تالیف و تصنیف۔ سکرٹری ضیافت۔ سکرٹری جائیداد۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب امام الصلوٰۃ۔ قاضی۔ نیز یہ فیصلہ تھا۔ کہ اگر ان عہدیداروں کے علاوہ مقامی جماعت کو بعض اور اراکین کی ضرورت محسوس ہو۔ تو فیصلہ ۱ کے مطابق زائد ممبر کے طور پر منتخب کر کے مجلس عاملہ میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔ چونکہ اس وقت جماعتوں میں نئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان ہر دو فیصلوں کے متعلق جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

اطفال احمدیہ کا امتحان "ہمارا رسول" اور خدام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان "ہمارا خدا" کے نتائج مظہر ہیں۔ کہ بیرونی مجالس کے خدام کثیر تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوئے۔ لیکن "ہمارا رسول" کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے اب تک صرف پانچ مجالس اطفال کی طرف سے اور صرف ۳۳ بچوں کے نام موصول ہوئے ہیں۔ اسکی وجہ کیا یہ امر تو نہیں۔ کہ خدام جس رنگ میں رنگین ہونے کے لئے خود کوشاں ہیں۔ اپنے ہاں بچوں کو اس رنگ میں رنگین کرنے کے لئے وہ کوئی تگ و دو نہیں فرما رہے؟

"ہمارا رسول" سوانح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مشتمل صرف ۳۰ صفحات کی ایک مختصر سی کتاب ہے۔ اس کتاب کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے ہر بچہ کو پرزور تحریک کیجئے۔ اور نام خاکسار کو بھجوا دیجئے۔ امتحان انشاء اللہ ۳۰ مئی کو ہوگا۔ (مہتمم اطفال)

تصحیح

الفضل نمبر ۸۶ صفحہ ۲ کالم ۱ میں سندھ میں نیچ اقوام کو تبلیغ کرنے کے ذکر میں مسلمانوں کو ان پر دباؤ ڈالنے کی ہدایت کا ذکر کیا ہے۔ اس دباؤ سے مراد جسمانی دباؤ مراد نہیں بلکہ جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے تبلیغی اثر مراد ہے۔ (ایڈیٹر)

عزت سے یاد کئے جانے کے مستحق کون ہیں؟

فرمایا۔ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد کئے جانے کے مستحق ہیں۔"

آپ کو مالی مشکلات ہیں۔ اور چندوں کی بھرمار ہے۔ مگر مشکلات اور مصیبتوں کے موقعہ پر قربانی کے لئے آگے قدم بڑھانا ہی مومن کی شان ہے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت اور تبلیغی پروگرام کے لئے جو وعدہ دفتر اول کے تیرھویں سال میں کیا ہے۔ یا دفتر دوم کے سال سوم میں کیا ہے۔ انہیں تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے پیش نظر نہ صرف سب سے پہلے اپنا وعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔ بلکہ اس میں اضافہ کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ شیخ اشفاق حسین صاحب پسر شیخ الطاف حسین صاحب محرر بیت المال نے تحریک جدید کے سال سوم میں نصف آمد سے زیادہ ۳۰/- کا وعدہ کیا۔ اور اسے شروع سال میں ہی ادا کر دیا۔ لیکن اب لکھا کہ میری اس تنخواہ میں اب ترقی ہو گئی ہے۔ اس لئے میں پورے ایک ماہ کی آمد دفتر دوم کے سال سوم میں ۵۱/۴/- روپے داخل کر دوں گا۔ حضور میں پیش کر کے میرے لئے دعا کی درخواست کریں۔ پس دفتر اول کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم میں ہر شخص اضافہ کر کے ادا کر سکتا ہے۔ اور ضرورت بھی اسی کی ہے۔ نیز ہر وعدہ کی ادائیگی ۳۰ اپریل تک ہو جانا ضروری ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

"اچھوت ادھار کی حقیقت"

ملک فضل حسین صاحب کی اس تازہ تصنیف کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اب دوسرا چھپا ہے۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں۔ اس کتاب کے متعلق روزانہ اخبار "زمیندار" لاہور رقمطراز ہے:۔ "آجکل مہاتما گاندھی سے لیکر ہر چھوٹے بڑے ہندو لیڈر تک اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ اچھوتوں کو ہندو ثابت کیا جائے۔ گاندھی جی دہلی جاتے ہیں۔ تو بھنگی آبادی میں ٹھیرتے ہیں۔ مقصد یہ نہیں کہ اچھوتوں کے معاشی معیار کو بلند کیا جائے۔ بلکہ ایک سیاسی چال ہے۔ ہندو لیڈر اچھوتوں کو ہندو ثابت کر کے اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی تعداد بڑھا کر سیاسی شطرنج میں بازی جیت سکیں۔ اسی چال کی قلعی کھولنے کے لئے ملک فضل حسین صاحب نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں ہندو اقتدار کے منصوبوں کا راز فاش کیا گیا ہے۔ اور بڑے بڑے ہندو لیڈروں کے بیانوں ہی سے ان کے دل کی بات ظاہر کر دی گئی ہے۔ یہ کتاب اتنی مفید ہے کہ اگر اچھوت اس کا مطالعہ کریں۔ تو ہندوؤں کے جال سے بچ سکتے ہیں۔ ہم مقتدر مسلمانوں کو پرزور مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کو بھاری تعداد میں خرید کر اچھوتوں میں مفت تقسیم کریں۔ مسلمانوں کو بھی اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان پر ایک خطرناک سیاسی چال منکشف ہو جائے۔" قیمت ایک روپیہ چار آنہ (مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا تار کا پتہ

نظارت دعوت و تبلیغ کا تار کا پتہ محکمہ ڈاک و تار کی طرف سے باضابطہ رجسٹری شدہ ہے۔ اس لئے تار بھجوانے والے احباب صرف دو لفظ "تبلیغ قادیان" کے پتہ پر تاریں بھجوا سکتے ہیں۔ اس سے خرچ بھی کم ہوگا۔ اور وقت میں بھی بچت ہوگی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا

مکرم مولوی عبداللہ صاحب مبلغ مالابار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

جن جن جماعتوں نے واقفین جائیداد و آمد کی فہرستیں نہیں بھجوائیں وہ جلد سے جلد بھجوا دیں۔ (صیغہ وقف جائیداد)

موجودہ مصائب کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

اور

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

از جناب عبدالمجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپور تھلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے قریباً ۴۱ سال قبل موجودہ عذابوں یعنی مختلف انواع کی پیش آمدہ تکالیف کی نسبت رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا چار مرتبہ عذاب کے قریب تر زمانہ میں واقع ہونے کے متعلق رسالہ مذکورہ کے آخری صفحہ پر بالفاظ ذیل نہایت وثوق سے منجانب اللہ خبر پاکر فرمایا ہے۔

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دیگا قریب ہے۔ پس جو ... عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دینگے اور یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائینگے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معاینہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے۔ اور بہشتی زندگی پاؤگے۔

بہتیرے ایسے ہیں۔ جو دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

الراقم۔ خاکسار میرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء"

چنانچہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات اور ارشادات میں بار بار اس اہم ترین امر کو دہرایا ہے۔ کہ موجودہ وقت خدمت دین کا آخری موقعہ ہے۔ چنانچہ دنیوی جنگوں میں جو انتہائی شدید مقابلہ کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ جن کو Zero Hour کہتے ہیں۔ اس موجودہ وقت کو حضور نے انہیں الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ دوڑ کا زمانہ ہے۔ اور انجیل کی بیان کردہ تمثیل یعنی کنواریوں کا دولہا کے انتظار کرنے کی نسبت جو لکھا ہے۔ اس کے حوالہ سے حضور نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اب سستی کا وقت نہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ گھر کا مالک دروازہ بند کر دے۔ اور بعد میں آنے والیوں کو جواب ملے۔ کہ میں تم کو نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو۔ اے ظلم پیشہ لوگو میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ چنانچہ اس نازک وقت کی تکالیف سے بچنے کے لئے گزشتہ تازہ خطبہ میں ۷ روزے ہر جمعرات کو رکھ کر دعا کا حربہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ جس طرح ظاہری یعنی دنیوی جنگوں میں فوج کی کامیابی کمانڈر کے احکام کی کماحقہ تعمیل میں ہوتی ہے۔ اسی طرح دینی یعنی روحانی جنگ ... کہ روحانی پیشوا کے ارشادات پر من وعن عمل کرنے میں سلامتی مضمر ہے۔ کیونکہ جسمانی جنگوں میں تو فوج کا اعلےٰ افسر اپنی عقل اور تجربہ کی بناء پر فوج کو چلانا چاہتا ہے۔ لیکن روحانی سلسلوں میں متبوع براہ راست اللہ تعالےٰ سے ہدایات پاکر حکم دیتا ہے۔ جس پر عمل کرنا کامرانی کی ضمانت ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرائے ہوئے الفاظ ذیل نہایت قابل غور ہیں اور ان پر پورے طور پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے

"خطرہ کا الارم بج رہا ہے دبلا دروازہ پر ہے۔ آگ لگ چکی ہے۔ لہٰذا جلدیے چینی سے بچاؤ کی تدابیر کا اختیار کرنا نہایت ضروری ہے بعض پر اس قدر زور دیا جائے کہ نیند میں حرام ہو جائیں"۔

اے خدا ہم کو اس زمانہ میں اپنے مقرر کردہ مصلح موعود (ایدہ اللہ تعالےٰ) کے ارشادات پر پوری طرح چلنے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ تیرے احکام کی بجا آوری جو ہر مسلمان کا واحد مقصد ہے پورے طور پر ہو سکے۔ آمین

ہمارا ایک خلیفہ ہونا چاہیئے

نامہ نگار خصوصی نے مدرسہ انصاریہ موضع ڈھاکی ضلع ڈیرہ دون کے جلسہ کی جو زیر اہتمام جمعیتہ العلماء ڈیرہ دون منعقد ہوا تھا کارروائی بھیجی ہے۔ جو جمہور اخبار دہلی میں شائع ہوئی۔ جس میں لکھا ہے۔

"مفتی محمد شفیع صاحب نے احادیث و قرآن کریم سے ثابت کیا۔ کہ غیر مسلم کسی حالت میں بھی اعتماد کے قابل نہیں! لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان سے علیحدہ رہیں۔ اور اپنی تنظیم ایک جھنڈے کے نیچے کریں۔ آپ نے بہار اور گڑھ مکتیشر کے حالیہ واقعات بتلاتے ہوئے اس پر زور دیا کہ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی شبیہہ مسلمانوں جیسی بنائیں۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے۔ کہ کس کو ہم اپنی امداد کے لئے بلائیں۔ یا اس کی امداد کریں۔ آپ نے یہ حدیث تلاوت کی۔ الجمع والسمع والطاعۃ والجھاد فی سبیل اللہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اصل میں تو اس کی تطبیق دنیائے اسلام اور خلافت پر ہوتی ہے۔ کہ ہمارا ایک خلیفہ ہو۔ اور وہ ہمارا انتظام چلائے آپ نے کہا کہ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان میں بھی اپنا ایک قائد مان لینا چاہیئے۔ اور وہ قائد مسلمان ہو چاہے اس کے اعمال شرع کے خلاف ... لیکن مسلمان اس کو اپنا قائد مان لیں۔ اور پھر اس کے علم کی اطاعت کریں۔

(جمہور دہلی ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں یہ تحریک ہوئی ہے۔ کہ ان کا ایک خلیفہ ہونا چاہیئے۔ جو کہ ان کا نظام چلائے مگر روحانی آنکھیں رکھنے والو دیکھو اصلی خلیفہ جس کی خبر آج سے چودہ سو برس پہلے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی۔ اور مسلمان بڑی بے قراری سے جس کا انتظار کر رہے تھے۔ سرزمین قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے۔ جس نے کہ دنیا کو چیلنج دیا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

سو اے مسلمانو! اگر آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جب تک ہمارا ایک خلیفہ نہ ہو ہمارا نظام نہیں چل سکتا۔ تو آج ہی جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہو جاؤ اور دیکھو کہ کس طرح ایک امام کی آواز پر لبیک کہا جاتا ہے۔ اور مسلمان کس طرح بام عروج پر کامزن ہیں۔ اور یہ کہنا کہ ایک فاسق و فاجر آدمی بھی کیوں نہ ہو اس کو خلیفہ مان لو۔ اگر فاسق فاجر آدمی اس کام کو انتہا تک پہنچا سکتا۔ تو آج

سنجیدہ اور نیک دل سکھوں کی خدمت میں

اے نیک دل سکھ بھائیو۔ سکھ مذہب کی معتبر اور مستند کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ جب بابر بادشاہ صرف بارہ ہزار ترک سپاہیوں کو لیکر اس ملک میں وارد ہوا۔ تو اس کی ملاقات حضرت گورو بابا نک جی علیہ الرحمۃ سے ہوئی۔ بادشاہ نے اس ملک روحانی کے بادشاہ کو شراب کا جام پیش کیا۔ گورو جی نے فرمایا کہ ہم نے تو وہ شراب معرفت پی ہے۔ جس کا نشہ کبھی نہیں اترتا۔ بادشاہ اس جواب سے بہت ہی متاثر ہوا۔ اور حضرت بابا صاحب کی بہت خدمت اور خاطر مدارات کی۔ بابا صاحب نے خوش ہو کر بابر کو اشیر باد اور دعا دی۔ اور کئی پشت تک اس ملک کی بادشاہی کی خوشخبری از جانب مالک الملک سنائی۔ واہگورو جی مہاراج سے اکالش بانی پاکر بابر بادشاہ کو یہ خوشخبری دی۔ ورنہ کل بارہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ اتنا بڑا ملک جس میں بڑی بڑی جنگجو قومیں آباد تھیں فتح کر لینا آسان نہ تھا۔ باوجودیکہ پٹھان بادشاہ جو اس ملک پر مدت سے حکمران تھے۔ اور بابر کے سخت دشمن تھے۔ مقابلہ پر فوج جرار لے کر آئے۔ لیکن ان سب کو شکست ہوئی۔ گیا ظاہر پرستوں کے لئے یہ حیرت کی بات نہیں۔ لیکن خدا پرست خوب سمجھتے ہیں کہ یہ اس ولی کامل واصل باللہ حضرت گورو نانک جی مہاراج کی دعا تھی۔ جو ناممکن کو ممکن بنا گئی۔ در اصل واہگورو کا یہی منشا تھا۔ کہ اس ملک میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا کو ہٹا کر ایک اونکار ستہ کرتار کی پرستش جاری کی جاوے۔ جس کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے گورو نانک دیو جی کو اکالش بانی سے مشرف کر کے بھیجا تھا۔ اور جس کام کو بہ حسن وخوبی اس پاکباز انسان نے پورا کیا۔ اس نے تمام عمر اپنا رشتہ اتحاد توحید کے علمبرداروں کے ساتھ قائم رکھا۔ مسلمان اولیاء اللہ کے ساتھ ان کا دوستانہ اور اتی پریم رہا۔ آپ کی چلہ گاہیں آج تک لاہور۔ ملتان۔ پاکپٹن بغداد وغیرہ مقامات پر موجود ہیں۔ جوتی سروپ نورانی وجود بابا جی مہاراج کا حج کرنا واراں بھائی گورداس جی صفحہ ۱۳ سے ظاہر ہے۔ سب سکھ صاحبان آج تک سینکڑوں برسوں سے اسکو مانتے چلے آئے ہیں۔ کسی کو مجال انکار نہیں۔

حضرت گورو نانک جی علیہ الرحمۃ کے تبرکات یعنی چولہ صاحب ڈیرہ بابا نانک صاحب اور بابے دی پوتھی یعنی حمائل شریف گورو ہر سہائے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ آپ اکال پرکھ کے عاشق تھے۔ اکال پورکھ کی پوجا اور استتی کرنے والوں کے ساتھ آپ کی کامل ہمدردی تھی۔ اور وہ خود بھی ولی کامل تھے۔ اور اکال پرکھ کے دھرم یعنی اسلام پر فدا تھے۔ نماز۔ روزہ حج۔ کلمہ طیبہ۔ توحید پر عمل پیرا تھے۔ کبھی کسی جوالا دیوی یا دیوتاؤں کے تیرتھوں پر تشریف نہیں لے گئے۔ نہ ہی وید یا پران کو اپنے ساتھ رکھا۔ اور اس پر خود عمل کیا۔ نہ کسی کو کرنے کے واسطے حکم دیا۔ بلکہ ان کے خلاف بہت سے شبد آپ کی متبرک کتب میں پائے جاتے ہیں۔

آپ کے مقدس جانشینوں نے آپ کی روش پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اسلامی سلطنت کی خیر خواہی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اسلامی بادشاہوں نے بھی دل کھول کر گورو صاحبان کو جاگیریں اور نذرانے دیئے۔ اور ہر طرح سے ان کی عزت اور احترام کو قائم رکھا۔ ان جاگیروں کے شاہی پٹے آج تک مہنتوں کے پاس موجود ہیں۔ پانچویں گورو مہاراج نے آپ کے متبرک دربار صاحب کی بنیادی اینٹ حضرت میاں میر صاحب علیہ الرحمۃ کے متبرک ہاتھوں سے رکھوائی۔ غرضیکہ حضرت گورو بابا نانک جی مہاراج سے لیکر شری گورو گوبند سنگھ جی تک ان دس مقدس ہستیوں کا اسوہ حسنہ آپ کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ سکھوں کا میل ملاپ توحید پرستوں یعنی مسلمانوں کے ساتھ لازم ملزوم اور اس کے خلاف روش مذموم ہے۔

شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے عہد میں عارضی طور پر ناخوشگوار چپقلش رونما ہوئی۔ لیکن اسکی وجہ پہاڑی راجاؤں کی سیاسی چالبازی تھی۔ جو کہ گورو جی صاحب کے ساتھ مذہبی دشمنی رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ گورو جی مہاراج کو چوٹی اور جنیو کا دشمن خیال کرتے تھے۔ انہوں نے اول اکیلے اکیلے گورو جی پر فوج کشی کر کے سکھ مذہب کو مٹا ڈالنا چاہا۔ لیکن گورو جی مہاراج نے جو توحید کے علمبردار تھے۔ ان کو شکستیں دیں۔ پھر انہوں نے ہندو دھرم کے نام پر اکٹھے ہو کر حملہ کیا۔ لیکن اس میں بھی شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کامیاب ہوئے۔ اور اس معرکہ میں مسلمان رؤسا اور صوبے داروں نے بھی آپ کی فوج سے مدد کی۔ انہی ایام میں انہی راجاؤں کی سیاسی چالاکی سے گورو گوبند سنگھ جی اور بادشاہی فوج میں تصادم ہو گیا۔ خود گورو صاحب بچ کر ماچھیواڑہ پہنچے۔ جہاں نبی خاں اور غنی خاں دو مسلمانوں نے آپ کی جان بچائی۔ اور گورو صاحب کو اوچ شریف پیر ظاہر کیا۔ اور آپ کی پالکی اپنے کندھوں پر اٹھا کر محفوظ مقام میں پہنچا دیا۔ اسی ماچھیواڑہ میں گلاب چند نامی گورو جی کے مقرر کردہ مسند نے گورو جی مہاراج کو پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ شاہی فوج گورو جی کے تعاقب میں تھی۔ گورو جی مہاراج کی جان بچانے کی یہ کامیاب کوشش جو دو مسلمانوں نے اپنے اور اپنے بال بچوں کی جان مال اور آبرو کو یقینی خطرے میں ڈال کر کی۔ نیکدل سکھ بھائیوں کو فراموش نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن کون سے سکھوں کو؟ ان کو جو دسوں گوروؤں کی سچی عزت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ ورنہ بناوٹی سکھ تو جوکل تارا چند تھے۔ تارا سنگھ بنکر یا دلیپ چند تھے دلیپ سنگھ بن کر گورو جی مہاراج کے مارگ کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ان بھولے بھالے سیدھے سادے خالصہ صاحبوں کو بھی پاپ کا ادھیکار بنا رہے ہیں۔ غرضیکہ سکھوں کی معتبر کتب مذہبی سے مسلمانوں کا خواہ بادشاہ تھے۔ خواہ رئیس یا عام مسلمان گورو صاحبان کی مدد کرنے میں اپنی جان مال اور پیاری اولاد تک قربان کر دینا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ اس کے مقابل ہندو صاحبان نے سب گوروؤں کو اذیتیں دیں۔

پس میں بڑے درد دل سے ان دھرم آتما سکھوں کو پکارتا ہوں کہ اب وقت ہے کہ وہ سچے سکھ دھرم کی رکھشا کریں۔ اس کو جات پات مورتی پوجا کے دھرم میں مدغم ہونے سے بچائیں۔ اور اپنے گورو صاحبان کے مارگ پر قدم رکھیں۔ اور اس فریضہ کو بجا لائیں۔ جو آپ پر عاید ہو گیا ہے۔ نیز اس گوروؤں کی نگری (امرتسر) کو جس میں گورو صاحبان نہایت شانتی اور امن سے رہے مزید فتنہ اور فساد سے بچائیں۔ یہاں آپکا مقدس استھان ہے۔ کاش اس میں آپ کی کرپانیں خون آلودہ نہ ہوتیں۔ کاش اس کے باشیوں کو گورو صاحبان کی پاک ہستیوں کے صدقہ امن سے رہنے دیا جاتا۔ اور قتل اور خونریزی تو بہت بڑا پاپ ہے۔ کسی جاندار کو بھی نہ ستایا جاتا۔ لیکن ہمارے سکھ نما دوستوں کا منتر چل گیا۔ اور گورو کی نگری مقدس لستی

جماعت احمدیہ! فاستبقوا الخیرات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت میں حفاظت مرکز کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ کہ جن کے پاس روپیہ ہو۔ وہ اپنا روپیہ فوراً امانت فنڈ میں جمع کرادیں۔ (۲) جن احباب نے تحریک وقف جائیداد میں اب تک حصہ نہیں لیا۔ وہ اپنی جائیدادیں یا آمدنیاں وقف کریں۔ اور پھر جائیداد کی موجودہ قیمت کا ۱/۱۰ حصہ یا آمدنی کا ۱/۱۲ حصہ چھ ماہ کے اندر ادا کریں۔ (۳) جن دوستوں نے اب تک وصیت نہیں کی۔ وہ وصیت کریں۔ اور جو وصیت کر چکے ہیں۔ وہ اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمادیں۔ جن کی وصیت ۱/۱۰ ہے۔ وہ کم ازکم ۱/۹ حصہ کردیں۔ جن کی ۱/۹ حصہ کی وصیت ہے۔ وہ ۱/۸ حصہ کردیں۔ غرض کم سے کم ایک درجہ ترقی کریں۔ پس دوستوں کو اس ارشاد کی تعمیل کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ بعض دوست کہتے ہیں کہ ہم سوچ لیں۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ جب ایک انسان کو اپنی جان کا خطرہ درپیش ہو۔ تو مشورہ اور سوچ میں نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کو فوری قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ پس سلسلہ کو فوری طور پر مال کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب فوری قدم اٹھائیں۔ تا دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نئے ارض و سماء

بلادِ عربیہ میں ہمارے اشتہار بجواب پیٹری آرک کا خیر مقدم

و

عربی اخبارات میں چرچا

(از مکرم رشید احمد صاحب چغتائی از حیفا (فلسطین))

لبنان سے رومن کیتھولک عیسائیوں میں سے مارونی فرقہ کے تمام مشرق وسطیٰ والے لگے پیٹری آرک ... نے ہر مذہب کے علماء و مشائخ کو چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ عیسائیت کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے اُس سے مناظرہ کرلیں۔ جسے جماعت احمدیہ کی طرف سے قبول کرتے ہوئے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ جماعت احمدیہ بلاد عربیہ نے اشتہار شائع کیا۔

فلسطین کے ایک بہت بڑے عالم نے اس سلسلہ میں اپنی خوشی و اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ کا خط لکھا۔ اور اس بات کی خواہش کی۔ کہ آپ مجھے اس مناظرہ کے منعقد ہونے پر اپنے ہمراہ رکھنے کا عزت و شرف بخشیں:۔

عربی اخبارات میں ذکر

یہ ٹریکٹ جہاں ہم نے تمام علمی طبقہ کے لوگوں کو بھیجا۔ وہاں خاص طور پر اخبارات کو بھی ارسال کیا گیا۔ جس رنگ میں بلاد عربیہ کے اخبارات میں اس کا چرچا ہوا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کے کانوں تک ہماری آواز پہنچی۔ اس طرح اس کی اشاعت ہمارے لئے اپنے طور پر کرنی ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور تھی۔ الحمد للہ

ذیل میں بعض اخبارات کا ترجمہ قارئین الفضل کے لئے پیش کیا جاتا ہے:۔

"آخر دقیقہ"

روزانہ اخبار "آخر دقیقہ" جو شام کے اخبارات میں سے کثیر الاشاعت اخبار ہے اپنی اشاعت مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۴۷ء میں

"جماعت احمدیہ اور پیٹری آرک"

کے جلی عنوان کے ماتحت لکھتا ہے۔ "جناب مولوی محمد شریف صاحب احمدی مبلغ اسلام کی طرف سے حیفا سے ایک اشتہار موصول ہوا ہے۔ جس میں آپ نے اُس چیلنج کا حوالہ دیا ہے۔ جو جناب ریورنڈ پیٹری آرک فرقہ مارونیہ نے علماء کو مذہبی عقائد کے متعلق ان سے مناظرہ کرنے کے لئے دیا تھا۔ اور جسے اخبار "المنار" اور "آخر دقیقہ" نے شائع کیا تھا

جماعت احمدیہ کے متعلق ہر شخص کو معلوم ہے کہ یہ جماعت دین اسلام کی تمام ممالک میں تبلیغ کرتی ہے۔ اور ہمیشہ مذہبی مباحثات کیلئے مستعد رہتی ہے۔ اور ہر وقت شکوک و شبہات رکھنے والوں کے شبہات کو دور کر سکتی ہے ہے اور اسلام سے کینہ رکھنے والوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

روزنامہ "الاخبار"

دمشق (شام) کا روزنامہ "الاخبار" اپنی اشاعت مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۴۷ء لکھتا ہے۔

"ایک دینی مقابلہ"

مابین مبلغ اسلام و پیٹری آرک

"حیفا سے ہمیں ایک اشتہار مشہور و معروف احمدی مبلغ اسلام جناب مولوی محمد شریف صاحب نے بھیجا ہے۔ جس میں آپ نے ریورنڈ پیٹری آرک کے بیان کا حوالہ دیا ہے اور اس کے چیلنج مناظرہ کو ذکر کیا ہے۔ جو اس نے تمام علمائے اسلام کو اس سے اپنے مذہبی عقائد کے متعلق بحث کرلینے کے لئے دیا ہے اور کہا ہے۔ کہ قرآن کریم میں جابجا اختلافات موجود ہیں۔ گویا قرآن کریم اختلافات کا مجموعہ اور تناقضات پر مشتمل کتاب ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

پیٹری آرک کے مذکورہ چیلنج کی بناء پر جناب مولوی محمد شریف صاحب نے پیٹری آرک مذکور کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اُن سے اسلام اور عیسائیت کے مذہبی عقائد کے متعلق بیت المقدس میں مناظرہ کرلیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ جو اسلام پر تمام حملوں کا جواب دیتی ہے اور اسلام کی تبلیغ دنیا کے تمام ممالک میں کرتی ہے"

۳۔ پھر اس روزنامہ "الاخبار" نے اپنی ۲۲ ربیع الاول مطابق ۱۳ فروری کی اشاعت میں زیر عنوان

"دینی مناظرہ کے بارے میں"

دوبارہ یہ نوٹ شائع کیا۔ "ہمیں احمدی مبلغ اسلام جناب مولوی محمد شریف صاحب حیفا کی طرف سے ایک اشتہار موصول ہوا ہے جس میں آپ نے ریورنڈ مارونی پیٹری آرک کے اس چیلنج مناظرہ کو جسے اخبار "المنار" اور "آخر دقیقہ" نے شائع کیا تھا قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور اس منظوری کے اعلان کے ساتھ ہی آپ نے بعض نہایت قوی اعتراضات عیسائیت پر کئے ہیں۔ بلکہ اسلام اور عیسائیت کے بعض عقائد کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ اور اپنے اس اشتہار کا جواب ریورنڈ پیٹری آرک کی اپنی قلم سے مانگا ہے اور کہا ہے۔ کہ آپ جلد از جلد میدان مناظرہ میں نکلیں"۔

"المصری"

روزنامہ اخبار المصری نے جو قاہرہ (مصر) سے نکلتا ہے۔ اپنی اشاعت مورخہ پنجم ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۴۷ء میں جلی الفاظ میں حسب ذیل عنوان کے ساتھ لکھا۔

"دینی مناظرہ"

مابین مارونی پیٹری آرک و علماء دین"

"شام کے بعض اخبارات نے ریورنڈ پیٹری آرک فرقہ مارونیہ "انطون عریضہ" کا ایک بیان شائع کیا جس کے شروع میں انہوں نے کہا کہ "تمام اہل مذاہب کہتے ہیں۔ کہ اُن کا دین ہی برحق اور سچا ہے۔ اور جب کہ حق صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ تمام آئمہ و علماء کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ اُن سے مناظرہ کرلیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ سچا مذہب کونسا ہے"

اور ان کے اس چیلنج کو شائع ہوتے ہی جناب مولوی محمد شریف صاحب ایڈیٹر رسالہ "البشریٰ" و مبلغ اسلام منجانب جماعت احمدیہ جو فلسطین میں رہتے ہیں فوراً اس چیلنج کو قبول کرلیا اور جناب پیٹری آرک صاحب کو اپنا یہ جواب مشتمل بر منظوری مناظرہ بھجوا دیا ہے۔ اور عیسائیت کے بنیادی عقائد کے متعلق مباحثہ اور مناظرہ کی شروط وغیرہ ان کے سامنے رکھتے ہوئے انہیں اپنی طرف سے ایک ماہ کی مہلت دیدی ہے تا وہ منظوری کا مطبوعہ اعلان اپنی طرف سے کردیں

تمام مذہبی حلقوں میں عموماً اور اسلامی حلقوں میں خصوصاً اس عظیم الشان مناظرہ کے سننے کے لئے ایک عام چرچا اور ہلچل ہو رہی ہے"

"نصیر الحق"

موصل (عراق) کے روزانہ اخبار "نصیر الحق" کے ایڈیٹر صاحب نے پہلے صفحہ پر نہایت جلی حروف میں

"بلاد عربیہ میں احمدی مبلغ اسلام"

کا عنوان دیتے ہوئے ہمارے ٹریکٹ کو قسط وار شائع کرنے کا دو نمبروں میں اہتمام کیا۔ ابھی پہلے نمبر میں پہلی قسط ہی جس میں قریباً نصف اشتہار درج ہوا تھا۔ شائع ہوئی تھی کہ اس علاقہ کے پادریوں نے ڈپٹی کمشنر ضلع کے پاس پہنچکر واویلا کیا۔ اور احتجاج کیا جس کی بناء پر بقیہ دوسری قسط کا شائع کرنا حکام ڈپٹی کمشنر کی طرف سے روک دیا گیا۔

چنانچہ وہ نمبر جس میں پہلی قسط شائع کی گئی تھی ہمیں بھیجتے ہوئے ایڈیٹر صاحب نے اس کے نیچے قلم سے لکھا کہ "افسوس ہے حاکم ضلع نے یہاں کے پادریوں کے احتجاج کی بناء پر اس کا بقیہ قسط شائع کرنے سے منع کر دیا ہے" (نصیر الحق موصل عراق) ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء

"الشرق" بغداد کا مشہور و معروف اخبار "الشرق" اپنی ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر جلی حروف میں لکھتا ہے

"بلاد عربیہ میں احمدی مبلغ اسلام ریورنڈ مارونی پیٹری آرک کے چیلنج کو منظور کرتا ہے"

"ریورنڈ پیٹری آرک فرقہ مارونیہ "انطون عریضہ" نے جو کہ لبنان میں رہتے ہیں۔ اخبار المنار اور اخبار آخر دقیقہ اور دیگر شام کے اخبارات میں اپنا ایک چیلنج شائع کیا۔ اور تمام علماء کرام کو دعوت دی کہ وہ ان سے مناظرہ کرلیں تا معلوم ہو جائے کہ ... آپکی اس دعوت مناظرہ کو جناب مولوی محمد شریف صاحب احمدی مبلغ اسلام بلاد عربیہ نے فوراً منظور کرلیا۔ اور اس منظوری پر مشتمل ایک اشتہار بغرض اشاعت ارسال کیا ہے۔ ہم اس اشتہار کو بعینہٖ شائع کرتے ہیں تا اہل ملت عموماً اور بڑے بڑے علماء کرام خصوصاً اس کے مطالعہ سے بہرہ اندوز ہوں۔

اور اپنی آراء ہمارے پاس بھیج دیں ہم اپنی رائے آئندہ نمبر میں درج کریں گے"۔
اس نوٹ کے نیچے ہمارا اشتہار بسم اللہ سے لے کر آخر تک لفظ بلفظ شائع کیا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر احباب جماعت سے اس وقت جبکہ "آسمان پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار" درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کو احسن طور پر پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے ؛

حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ خلیفۃ المسیح اولؓ کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں مقوی دل و دماغ و روح باصرہ و تریاق مسموم و دافع خفقان و جنون و بواسیر و جنون حمی وبائی حصبہ و خسرہ، جدری چیچک امراض رحم محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے،، قیمت دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے ایک ماہ کا کورس پندرہ روپے۔ گولیاں مشین سے بنی ہوئی ہیں۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ“

طالب حق کو مفت تبلیغ کیلئے ایک روپیہ کی آٹھ سیر

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اپنے محبوب کے ہر فعل کی تقلید میں انسان کو تسکین ملتی ہے“

خوشبو لگانا سنت ہے

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجیے

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین ٹارچ تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں

(منیجر)

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق

مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

اعلان اخویم مکرم حافظ احمد الدین صاحب پہلے میرے مختار عام تھے ۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء کو بٹالہ مختار نامہ عام رجسٹری کرا کر نور الدین صاحب جنجوعہ کے نام کر دیا ہے جو تاریخ ہذا سے میری طرف سے مختار عام ہیں۔ خاکسار محمود احمد پریذیڈنٹ میڈیکل ہال قادیان

دیانتداری بہترین حکمت عملی ہے

آزما کر دیکھ لیں ”جیم“ مارکہ موم بتی مقابلہ میں ولایتی موم بتیوں سے زیادہ روشنی دیتی زیادہ دیر جلتی اور زیادہ سستی ہے

اسلم اینڈ سنز ٹریڈرز (انڈیا) قادیان

بواسیر کی بار بار کی تجربہ شدہ نہایت مفید دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

قیمت ایکماہ کا کورس آٹھ روپے

ضروری خبریں

فرقہ وارانہ فساد کے شعلے

پشاور ۱۶ اپریل:۔ حکومت سرحد نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کل آٹھ اشخاص ہلاک اور چوبیس مجروح ہوئے ابھی تک مختلف مقامات پر آگ بھڑک رہی ہے۔ آتشزدگی کی وجہ سے وسیع پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ قریباً نصف شہر جل کر راکھ ہو چکا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل:۔ کل رات شہر میں چھرا گھونپنے کی تین وارداتیں ہوئیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے متاثرہ علاقہ میں ۴۸ گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ امرتسر میں آج جب کرفیو کی پابندی اٹھائی گئی۔ تو اکا دکا حملے اور آتشزدگی کی وارداتیں پھر ہو گئیں۔ گوجرانوالہ میں بھی حالت ابھی تشویشناک ہے۔ گو اب قابو پا لیا گیا ہے۔ کرفیو آرڈر کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چھتوں پر سے نعرے لگانے اور شور مچانے کی ممانعت کر دی ہے۔ وسیع پیمانے پر خانہ تلاشیوں کے نتیجہ میں ۱۲۰ ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا گیا ہے فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ مہاسبھائی لیڈر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے ایک بیان میں لوٹ مار اور قتل و غارت گری روک تھام کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آتشزدگی کی صورت میں مسلمانوں کا نقصان ہندوؤں کو ہندوؤں کا نقصان مسلمانوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ ضربات یا قتل کی صورت میں بھی مجروح یا مقتول کی حیثیت کے مطابق دوسرے فرقہ کے افراد کو معاوضہ ادا کرنا چاہیئے۔

کمیونسٹ پارٹی کے دفتر پر چھاپہ

بمبئی ۱۷ اپریل:۔ کل شام سی۔ آئی۔ ڈی نے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے دفاتر پر چھاپہ مارا۔ اخبار پیپلز ایج کے پرچے ضبط کر لئے اور اس کے ایڈیٹر کو گرفتار کر لیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کارروائی اس اخبار میں شائع شدہ ایک قابل اعتراض مضمون کی بناء پر کی گئی ہے۔

گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی

نئی دہلی ۱۶ اپریل:۔ آج دن بھر کے اجلاس کے بعد صوبائی گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں بہت سے معاملات پر غور کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر وائسرائے اب ہندوستان کی مجموعی صورت حالات کے متعلق برطانوی حکومت کو پہلے سے بہتر مشورہ دینے کے قابل ہو گئے ہیں کانفرنس کے نتائج پر بالعموم اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل:۔ گورنر پنجاب نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ اخبار سٹیٹسمین کے ۱۳ اپریل کے پرچہ میں تقسیم پنجاب کے سلسلے میں اُن کی طرف جو بیان منسوب کیا گیا ہے۔ وہ قطعاً درست نہیں ہے۔

امرتسر ۱۶ اپریل:۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور گیانی کرتار سنگھ ایم۔ ایل اے کل وائسرائے سے ملنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ سکھوں کی طرف سے وائسرائے کو تحریری میمورنڈم پیش کرینگے

نئی دہلی ۱۶ اپریل:۔ فنانس سیکرٹری نے کونسل آف سٹیٹ میں بتایا کہ جنگ کے دوران میں ہندوستان کی موجودہ ٹکسالوں میں آٹھ ارب ستر کروڑ سکے بنائے گئے۔ اور ایک سال میں دو ارب پچاس کروڑ سکے بنائے گئے۔ جنگ سے قبل ہندوستان میں ہر سال صرف تیس کروڑ سکے تیار ہوتے تھے۔ کونسل کے چند ممبروں نے نکل کے سکے رائج کرنے کے خلاف احتجاج کیا۔ اور کہا کہ چاندی کسی مصرف میں نہیں لائی جائیگی۔ گورنمنٹ کی طرف سے بتایا گیا۔ گو ہندوستان قرض خواہ ملک ہے لیکن وہ چاندی کے لحاظ سے مقروض ہے چنانچہ اس وقت ہندوستان کے ذمے امریکہ کی ۲۳۰ ملین اونس چاندی ہے۔

نابھہ ۱۰ اپریل:۔ مہاراجہ صاحب نابھہ نے سردار پٹیل کو پنجاب ریلیف فنڈ کے لئے پچیس ہزار روپے بھیجے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ کی مرمت کے لئے پانچ ہزار روپے دیئے ہیں

نئی دہلی ۱۶ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت ریٹائر شدہ افسروں کی دوبارہ خدمات حاصل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ایسے افسروں کی درخواستیں جو کم از کم ایک سال کلکٹر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور آئی۔ سی۔ ایس کے عہدوں پر فائز رہے ہوں۔ ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء تک ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

بمبئی ۱۶ اپریل:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک رکن نے بتایا ہے کہ کانگرس کی طرف سے مفاہمت کے لئے مسلم لیگ کو جو دعوت دی گئی تھی۔ اس کے جواب میں مسلم لیگ نے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کونسی اساس پر مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے اس اطلاع کی تردید کی۔ کہ مسلم لیگ نے اس دعوت کا جواب نہیں دیا۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل:۔ مسٹر محمد علی جناح نے علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کے ارکان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ریاست حیدرآباد کے سابق وزیر خزانہ مسٹر زاہد حسین کو مسلم یونیورسٹی کا وائس چانسلر منتخب کر لیں

لاہور ۱۷ اپریل:۔ گورنر پنجاب نے اپنے خاص اختیارات سے کام لیتے ہوئے پنجاب کے شہری علاقوں میں مکانوں کے کرایہ پر کنٹرول کرنے کا بل منظور کر دیا ہے۔ یہ بل ۱۵ اپریل سے نافذ العمل ہے۔ اس کی رو سے کسی شہر میں کسی مکان یا دوکان کے کرایہ کا فیصلہ ایک کرایہ کنٹرولر کے ذریعہ کیا جائیگا۔ مالک مکان کی درخواست پر کنٹرولر کرایہ دار کو مکان سے نکال بھی سکے گا۔ لیکن بصورت اگر مالک مکان کی درخواست مسترد ہو جائے تو کرایہ دار کو دوبارہ مکان میں رہائش کی اجازت دیدی جائیگی۔ کنٹرولر بالعموم فرسٹ کلاس سب جج ہوں گے۔ ان کے فیصلے کے خلاف سیشن جج یا ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل ہو سکیگی۔

غیر مسلم صاحبان کیلئے بھی شراب مہیا کرنی ناجائز ہے

ایک دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ غیر مسلم صاحبان کو شراب پلانی جائز ہے۔ اور اس کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "جس نے کہا۔ کہ اس طرح شراب پلانا جائز ہے۔ درست نہیں۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت سے بھی منع فرمایا ہے"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ضرورت

۱۔ ایک تجربہ کار اور محنتی ڈسپنسر کی ایک پرائیویٹ ڈسپنسری میں فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

۲۔ نور ہسپتال قادیان میں مریضوں کا کھانا پکانے کے لئے ایک محنتی دیانتدار اور مستعد باورچی کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی خواہشمند احباب فوراً انچارج نور ہسپتال کو اپنی درخواستیں بھجوائیں:۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

تجربہ شاہد ہے۔ کہ جن مقامات کے اطفال کی تنظیم و تربیت کے لئے خدام الاحمدیہ کے مستعد اراکین اپنے تئیں پیش کرتے ہیں۔ وہاں کے احمدی بچے نہ صرف احمدیت کے صحیح رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ مرکز کی ہر مبارک تحریک پر جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں کیا آپ کے ہاں بچوں کی خاموشی اور سکوت آپ ہی کی غفلت کی دلیل تو نہیں۔

(مہتمم اطفال)